سوال

(96) مرد اور عورت کی نماز میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رحیم یار خان سے محمد ادریس بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث کی رو سے مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے۔ اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے، لہذا نماز پڑھنے کی ہیئت وکیفیت اور مقدار ومعیار میں بھی آپ کو نمونہ سمجھنا چاہیے۔ ایک دفعہ آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر نماز ادا کی۔ سجدہ نیچے اتر کر ادا کیا، آخر میں فرمایا: ''کہ میں نے نماز کی ادائیگی کا یہ اسلوب اس لئے اختیار کیا ہے تاکہ تم لوگ میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھو۔'' (صحیح بخاری: کتاب الجمعة 917)

اس حدیث میں نماز کےلئے مرد اور عورت کے درمیان فرق کرنے کی کوئی وضاحت نہیں ہے آپ کا طریقہ نماز مرد اور عورت دونوں کےلئے ہے۔ اسی طرح حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قریب قریب ایک ہی عمر کے چند نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور تقریباً بیس دن تک آپ کی صحبت میں رہے، پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، انھیں دین سکھاؤ اور نماز پڑھنے کی تلقین کرو، نیز جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔'' (صحیح بخاری: کتاب الاذان 631)

یہ حدیث فیصلہ کن ہے کہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر فرق ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرمادیتے۔ رئیس المحدثین امام بخاری رحمة اللہ علیہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے متعلق فرماتے ہیں: ''کہ وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور نہایت ہی عقل مند اور دین کی واقفیت رکھنے والی خاتون تھیں۔'' (صحیح بخاری کتاب الاذان 145)

اس اثر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی ادائیگی کےلئے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

امام نخعی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ عورت نماز میں بالکل اس طرح بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔'' (مصنف ابن ابی شیبة 1/242)

طریقہ نماز کے علاوہ چند ایک چیزوں میں فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مثلاً:

دوران نماز عورت کا پردہ سر سے پاؤں تک ہونا چاہیے حتیٰ کہ پاؤں بھی مستور ہوں۔ (ابوداؤد) جبکہ مرد کے لئے یہ پابندی نہیں ہے۔

جب عورت عورتوں کی امامت کرائے گی تو عورتوں کے آگے نہیں بلکہ ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔ (مستدرک حاکم) جبکہ مرد امامت کے لئے آگے کھڑا ہوگا۔

امام جب بھول جائے تو عورت تالی بجا کر اسے متنبہ کرے گی۔ (صحیح بخاری) جبکہ مرد سبحان اللہ کہہ کر امام کو خبردار کردے گا۔

اس کے علاوہ ہمارے ہاں جو فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک، نیز عورت سینے پر ہاتھ باندھے اور مرد ناف کے نیچے یا عورت بحالت سجدہ اپنے بازوؤں کو زمین پر بچھا دے۔ یہ سب بے بنیاد اور خودساختہ ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 130